سوال

(751)حج کرنے سے کہتے ہیں سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں   الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(۱) اگر کسی آدمی نے اپنی زندگی میں اپنے والدین کو پایا اور اُن کی خدمت پوری طرح سے نہ کر سکا یعنی کمی بیشی ہو گئی ہو تو اُن کے فوت ہونے پر پریشان ہوا کہ کاش! میں کوئی گستاخی نہ کرتا، والدین کے فوت ہونے کے بعد وہ کون سا عمل کرے جس سے اُس کے والدین کو بھی فائدہ ہو اور اس آدمی کی غلطیوں کو معاف کر دیا جائے اور بخشش کا سبب بن سکے۔

(۲) حج کرنے سے کہتے ہیں سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں کبیرہ گناہ یا صغیرہ گناہ، توبہ کرنے سے یا نہ کرنے سے، حقوق اللہ یا حقوق العباد بھی۔ اس کی وضاحت کریں۔

(۳) سورۃ النساء کی آیت: ۱۱۰ ترجمہ: ''جس نے برائی کی یا اپنی جان پر ظلم کیا اور پھر بخشش یعنی استغفار کیا وہ اللہ تعالیٰ کو بخشنے والا پائے گا۔'' حقوق العباد استغفار اور توبہ کرنے سے معاف ہوجائیں گے یا اس شخص کو بدلہ دیا جائے گا؟

(۴) بنی اسرائیل کے شخص کا واقعہ ۱۰۰ آدمیوں کو قتل کرنے والا حقوق العباد کے زمرے میں آتا ہے لیکن توبہ سے اس کی بخشش ہو گئی، اس کی وضاحت کریں؟   (ڈاکٹر منظور احمد)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اپنے لیے اور والدین کے لیے استغفار و دعاء، والدین کے دوست، احباب اور رشتہ داروں کے ساتھ احسان و حسن سلوک سے پیش آنا، صلہ رحمی سے کام لینا، والدین کی طرف سے صدقہ ،حج اور عمرہ کرنا اور والدین کے مواعید، معاہدات اور جائز وصایا کو پورا کرنا۔

ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کوئی ایسی نیکی باقی ہے جو میں والدین کی وفات کے بعد ان کے ساتھ کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں ان کے حق میں دعائے خیر کرنا اور ان کے لیے مغفرت مانگنا ان کے بعد ان کے (کیے گئے) عہد کو پورا کرنا اور ان کے ان رشتوں کو جوڑنا جو انہی کی وجہ سے جوڑے جاتے ہیں اور ان کے دوستوں کی عزت کرنا۔ 1

معلوم ہوا کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے لیے ان کی زندگی کو غنیمت سمجھنا چاہیے اور اگر ان کی وفات کے بعد بھی ان کے ساتھ کوئی نیکی کرنا چاہے تو حدیث میں مذکور طریقے اختیار کیے جائیں ان طریقوں میں قرآن خوانی، تیجہ، ساتواں، دسواں اور چہلم وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں، اس لیے ایصالِ ثواب کے یہ سارے طریقے غیر شرعی ہیں ان سے مُردوں یا زندوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا ہے کیونکہ یہ کام حدیث میں والدین کے ساتھ نیکی شمار کیے گئے ہیں جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ان کاموں سے اولاد کو والدین کے ساتھ نیکی کرنے کا صلہ ملے گا

اور والدین کے لیے بھی مغفرت اور رفع درجات کا باعث ہوں گے ، وفات کے بعد والدین کے حق میں دعائے خیر کی مقبولیت اس حدیث سے بھی ثابت ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ انسان کے مرنے کے ساتھ ہی عمل کا سلسلہ منقطع ہوجاتا ہے البتہ تین چیزوں کا ثواب اسے ملتا رہتا ہے : صدقہ جاریہ کا ، ایسے علم کا جس سے لوگ فیض یاب ہو رہے ہوں ، نیک اولاد کی دعاؤں کا ۔ 2

(۲) حج مبرور سے جس میں رفث وفسوق نہ ہو تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں بشرطیکہ حج مبرور کرنے والا مؤمن ہو کافر یا مشرک نہ ہو، حقوق اللہ اور حقوق العباد سے تعلق رکھنے والے تمام گناہ معاف ہوجائیں گے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ((مَنْ حَجَّ لِلّٰہِ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَیَوْمِ وَلَدَتْہُ أُمُّہُ)) 1[''جو شخص اللہ کے لیے حج کرے پھر نہ کوئی گناہ کا کام اور فحش بات کرے تو وہ ایسا بے گناہ واپس ہوگا جیسے اسے آج ہی اس کی ماں نے جنم دیا ہو۔''] (متفق علیہ)

(۳) توبہ واستغفار کے ساتھ تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں خواہ وہ حقوق اللہ سے تعلق رکھنے والے ہوں خواہ حقوق العباد سے تعلق رکھنے والے حتی کہ اکبر الکبائر کفر اور شرک بھی توبہ و استغفار کے ساتھ معاف ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : { وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ یَلْقَ اَثَامًا ٭ یُضَاعَفْ لَہُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَیَخْلُدْ فِیْہٖ مُہَانًا ٭ اِلاَّ مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلاً صَالِحًا فَاُوْلٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِہِمْ حَسَنَاتٍ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ٭ } [الفرقان :۶۸۔۷۰] [''اور جو شخص ایسے کام کرے گا ان کی سزا پا کر رہے گا ۔ قیامت کے دن اس کا عذاب دگنا کر دیا جائے گا اور ذلیل ہو کر اس میں ہمیشہ کے لیے پڑا رہے گا ۔ ہاں جو شخص توبہ کر لے اور ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے ۔ تو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے ۔''] نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : {قُلْ لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِنْ یَّنْتَہُوْا یُغْفَرْ لَہُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ } [الانفال :۳۸] [''ان کافروں سے کہیے کہ اگر وہ اب بھی باز آجائیں تو ان کے سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے ۔''] بشرطیکہ توبہ واستغفار عند اللہ قبول ہوجائیں ، ہاں توبہ واستغفار کو حقوق العباد کے غصب کرنے کا حیلہ اور ذریعہ بنانا درست نہیں ، پوری کوشش کرے کہ دنیا میں حقوق العباد ادا کر کے اس دنیا سے رخصت ہو ، کسی بندے کا کوئی حق حتی الوسع اس کے ذمہ نہ رہے ۔

(۴) ٹھیک ہے ، حقوق العباد کے زمرہ میں آتا ہے اور توبہ کرنے سے اس کا یہ جرم بھی معاف ہوگیا تھا ۔ واللہ اعلم ۔

1 سنن ابی داؤد کتاب الأدب باب براء الوالدین اسے ابن حبان حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے ۔

2 صحیح مسلم کتاب الوصیۃ باب مایلحق الإنسان من الثواب بعد وفاتہ ۔

1 صحیح بخاری ,کتاب الحج /باب فضل الحج المبرور ۔ صحیح مسلم /کتاب الحج /باب فضل الحج والعمرۃ ۔

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]

جلد 02 ص 744

محدث فتویٰ